(۱۰۳)

زینبؑ کے بین سن کے قیامت ہوئی بپا
ہلنے لگا مزارِ شہنشاہِ کربلا
زین العبّا نے بڑھ کے پھوپھی سے یہ اب کہا
بس اب نہ بین کیجئے بابا کا واسطہ
یہ حشر ہو نہ آہِ دلِ بے قرار سے
زہراؑ تڑپ کے خود نکل آئیں مزار سے

(۱۰۴)

ہے تو بہت طویل الم کی یہ داستاں
بس مختصر یہ ہے کہ ٹھہر کر ذرا یہاں
پہنچا مدینۂ نبوی پھر یہ کارواں
مدت تک اک قیامتِ کبریٰ رہی جہاں
سجادؑ زار دہر میں اس ابتلا کے بعد
پینتیس سال زندہ رہے کربلا کے بعد

(۱۰۵)

ساؔحر، ہوا جو دہر سے رخصت یہ بے نوا
باقرؑ نے وقت غسل تڑپ کر یہ دی صدا
پینتیس سال پہلے جو ان پر ہوئی جفا
اب تک نشان پشت پر اس کے ہیں جا بجا
نانا کو زخم زخم بدن اب دکھائیں گے
دروں کے نیل لے کے یہ جنت میں جائیں گے

(ماخوذ از مجموعہ مراثی، ''احساس غم''، صفحہ نمبر ۹۳ تا ۱۲۸/ر)

نوحہ

سیدہ امۃ الاطہار بیگم اطہاؔر اجتہادی

آج ماتم تمام ہوتا ہے — ہم سے رخصت امامؑ ہوتا ہے
دل میں آتا ہے جب خیالِ حسینؑ — غم کا اک اژدہام ہوتا ہے
بے کفن تا بہ اربعین جو رہا — دفن وہ تشنہ کام ہوتا ہے
رونے آتی ہیں خلد سے زہراؑ — جہاں ذکر امامؑ ہوتا ہے
لاش سرورؑ سے کہتے تھے سجادؑ — آج رخصت غلام ہوتا ہے
ہوتا ہے شق کلیجہ اے اطہاؔر — اربعین اب تمام ہوتا ہے

نوحہ درحال حضرت زینبؑ

محترمہ صابرہ بیگم فاخرؔہ اجتہادی

جب ہو کے رہا قید سے گھر جائے گی زینبؑ گھبرائے گی زینبؑ
آغوش کے پالوں کو کہاں پائے گی زینبؑ گھبرائے گی زینبؑ
مقتل میں جو بھائی کے لئے آئے گی زینبؑ گھبرائے گی زینبؑ
دیکھے گی جو میت تو تڑپ جائے گی زینبؑ گھبرائے گی زینبؑ
بے بھائی کے ویراں نظر آئے گا مدینہ، ہوگا یہ قرینہ
خود تڑپے گی صغرا کو بھی تڑپائے گی زینبؑ گھبرائے گی زینبؑ
چھا جائے گی روضے پہ محمدؐ کے اُداسی، روئے گی نواسی
اشکوں میں لہو قلب کا برسائے گی زینبؑ گھبرائے گی زینبؑ
بے چینیاں بڑھ جائیں گی ہو جائے گی مضطر، یاد آئیں گے اصغرؑ
پانی کہیں تھوڑا سا اگر پائے گی زینبؑ گھبرائے گی زینبؑ
مل مل کے گلے روئے گی ہر بار جو صغراؑ، یہ زخم ہے کیسا
بازو کے نشاں لے کے جو گھر جائے گی زینبؑ گھبرائے گی زینبؑ
برچھی لگی سینے پہ پڑا تیر گلے پر، برباد ہوا گھر
اب اکبرؑ و اصغرؑ کو کہاں پائے گی زینبؑ گھبرائے گی زینبؑ
کیا دل پہ گذر جائے گی خود اپنے مکاں میں، اور آہ و فغاں میں
سنسان جو بیٹوں کی جگہ پائے گی زینبؑ گھبرائے گی زینبؑ
ویراں نظر آئے گا مکاں کا ہر اک حجرہ، شق ہوگا کلیجہ
اکبرؑ سے بھتیجے کو کہاں پائے گی زینبؑ گھبرائے گی زینبؑ
کس طرح سے یہ جائے وطن بیکس و مضطر، یہ داغ ہے دل پر
ماں جائے کی تربت کو کہاں پائے گی زینبؑ گھبرائے گی زینبؑ
سب مرگئے کوئی نہ رہا پوچھنے والا، یہ لب پہ ہے نالہ
رسی کے نشاں کس کو یہ دکھلائے گی زینبؑ گھبرائے گی زینبؑ
اے فاخرؔہ جب اپنے وطن جائے گی خواہر، دل ہوئے گا مضطر
مظلوم برادر کو کہاں پائے گی زینبؑ گھبرائے گی زینبؑ